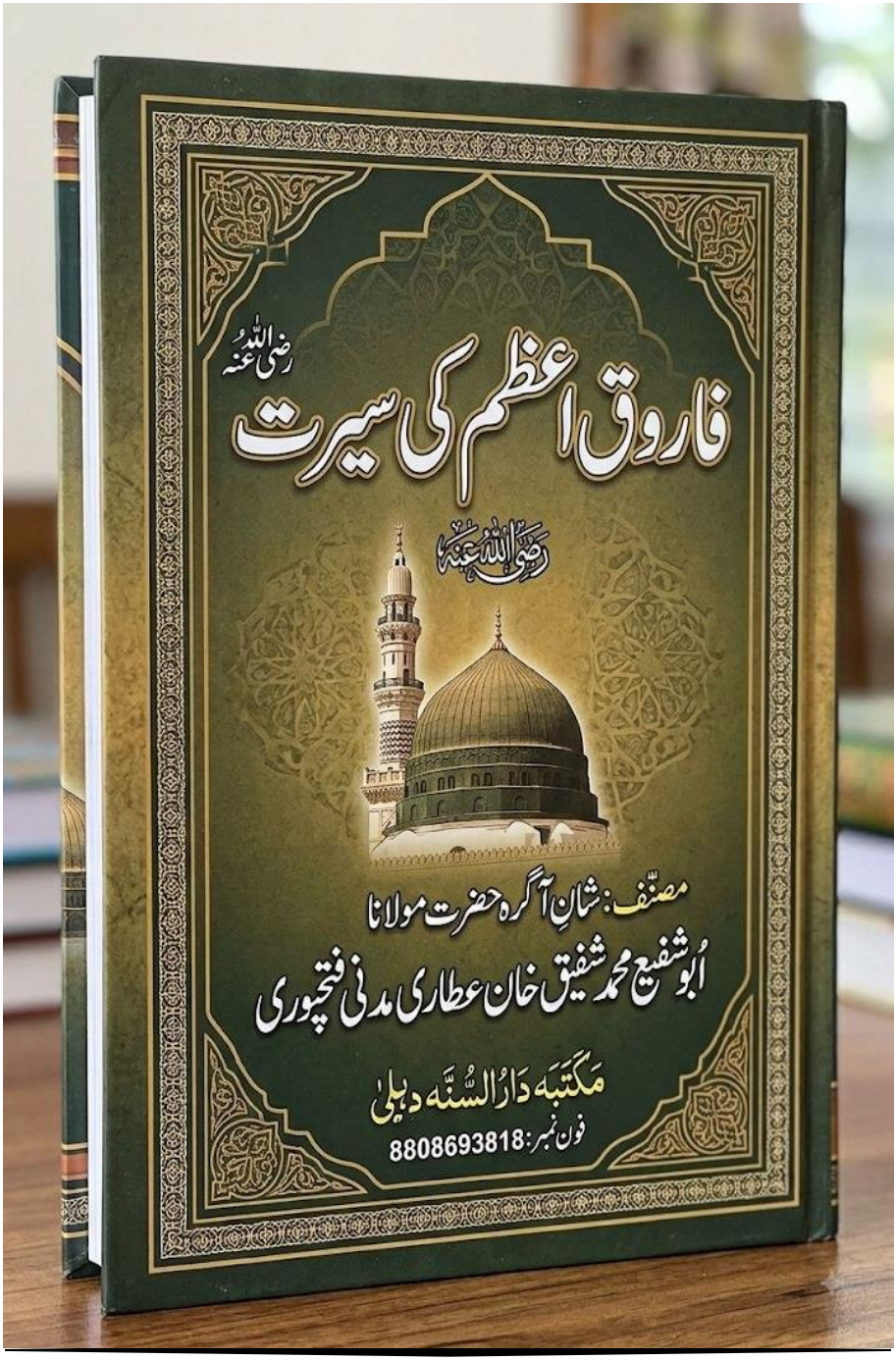
رضی اللہ عنہ
فاروق اعظم کی سیرت
رضی اللہ عنہ
مصنف: شانِ آگرہ حضرت مولانا
ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دارالسنہ دہلی
فون نمبر: 8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

فاروقِ اعظم کی سیرت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔فاروقِ اعظم کا تعارف وحلیہ مبارک

(2)۔۔۔فاروقِ اعظم کے اسلام لانے کا واقعہ

(3)۔۔۔فاروقِ اعظم کا مقام ومرتبہ

(4)۔۔۔فاروقِ اعظم کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(5)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خصوصیات واولیات

(6)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خلافت

(7)۔۔۔فاروقِ اعظم کے تاریخی کارنامے

(8)۔۔۔فاروقِ اعظم کی کرامات

(9)۔۔۔فاروقِ اعظم کا وصال

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت ونعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

فاروقِ اعظم کی سیرت

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 7

نام ونسبت 7

دینی ماحول سے وابستگی 7

آغازِ تدریس وتصنیف 8

خلافت واجازت 8

خدمتِ دین 9

(5) **حضرتِ عمر فاروق** رضی اللہ عنہ 10

درود شریف کی فضیلت 10

لوگ ہماری تعریف کریں گے 11

سوال کا جواب چودہ سو سال پہلے دے دیا 11

کتنا بڑا صلہ ملے گا 14

بیان کا موضوع 15

(1)---**فاروقِ اعظم کا تعارُف** 16

فاروقِ اعظم کی پیدائش 16

بارگاہِ رسالت سے عطا کردہ نام 17

فاروقِ اعظم کی کنیت 18

فاروقِ اعظم کا نسب 18

آسمانوں میں آپ کا نام "فاروق" ہے: 18
جنتی درخت کے پتوں پر آپ کا نام فاروق لکھا ہے 19
قیامت میں آپ کو "فاروق" نام سے پکارا جائے گا 20
فاروقِ اعظم کا حلیہ مبارک 20
(2)---فاروقِ اعظم کے اسلام لانے کا واقعہ 21
(3)---فاروقِ اعظم کا مقام و مرتبہ 24
فضیلت پر آیات 25
مقام ابراہیم کو مصلےٰ بناؤ 26
مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم 27
بغیر اجازت گھروں میں داخلے کی ممانعت 27
(4)---فاروقِ اعظم کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی ﷺ 28
(5)---فاروقِ اعظم کی خصوصیات و اولیات 29
فاروقِ اعظم مُرادِ رسول 30
فاروقِ اعظم کے قبولِ اسلام پر فرشتوں کی خوشی 30
فاروقِ اعظم کی اعلانیہ ہجرت مدینہ 31
میرے بعد نبی ہوتے تو عمر ہوتے 31
فاروقِ اعظم سے شیطان کی گھبراہٹ 31
فاروقِ اعظم کی وفات پر اسلام روئے گا 32

اے عمر! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا 32

اَوّلیاتِ فاروقِ اعظم 33

(6)---فاروقِ اعظم کی خلافت 34

خلافت فاروق اعظم تاریخ کے آئینے میں 35

(7)---فاروقِ اعظم کے تاریخی کارنامے 39

عمر فاروقِ اعظم کے تاریخ ساز کارنامے 39

(8)---فاروقِ اعظم کی کرامات 43

دریائے نیل کے نام خط 44

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی 46

(9)---فاروقِ اعظم کا وصال 48

ابولؤلؤ کا فاروقِ اعظم پر قاتلانہ حملہ 48

قاتل نے خودکشی کرلی 50

انتخابِ خلیفہ کے لیے مجلس شوریٰ کا قیام 51

مصنف کی کتابوں کا تعارف 52

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے ﷺ سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے Location کا QR Code

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

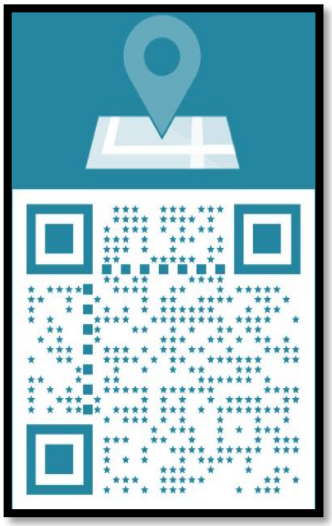

حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ اہلبیت ! اہلبیت کی محبت میں ہم اور آپ آج نورانی و عرفانی مجلس سجائے بیٹھے ہیں اور علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تصنیف "الجامع الصغیر" میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ "اے مسلمانو!تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو"۔(الجامع الصغیر للسیوطی ،ص۲۸۰،حدیث :۴۵۸۰)

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ محفل ہماری، مجلس ہماری، سجایا ہم نے، رقم خرچ کی ہم نے، اس کے لیے محنت کی ہم نے، ہم جیسے چاہیں، جس سے چاہیں، اپنی مجلس کو آراستہ کریں، سجائیں، زینت دیں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کیوں فرمارہے ہیں کہ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر سجایا کرو؟

لوگ ہماری تعریف کریں گے

اگر ہم نے اپنی مجلس کو قمقموں سے سجایا، دنیوی زیب وزینت کی چیزوں سے سجایا تو لوگ ہماری تعریف کریں گے، کہ واہ بھائی واہ! کیا محفل سجایا ہے؟ اور اس طرح ہمارا نام ہو گا، پس اگر ہم اپنی مجلس کو دنیوی زیب وزینت سے سجاتے ہیں تو ہمارا نام ہوتا ہے مگر! اگر ہم نے اپنی مجلس کو محبوب ﷺ پر درود پڑھ کر سجائیں تو ہمیں کیا ملے گا؟

سوال کا جواب چودہ سو سال پہلے دے دیا

کیونکہ آج کا دور وہ دور ہے کہ ہر کوئی اپنا فائدہ چاہتا ہے، جس کام میں، جس چیز میں آدمی کا فائدہ ہوتا ہے وہی کرتا ہے اور جس کام میں، جس چیز میں اس کا کوئی فائدہ نہ ہو اس کو کرنے سے بچتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ کسی کے پاس اتنا وقت کہاں جو بے فائدہ چیزوں میں گزارے۔ لہذا اگر ہم دنیوی چیزوں سے اپنی محفل و مجلس کو سجاتے ہیں تو ہمیں لوگوں کی تعریفیں ملتی ہیں لیکن اگر ہم نے اپنی محفل و مجلس کو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر سجائیں تو ہمیں کیا ملے گا؟

تو اس سوال کا جواب اللہ کے محبوب ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی ارشاد فرمادیا تھا کہ سنو! اگر تم نے اپنی مجلس کو دنیوی ساز وسامان اور زیب وزینت سے سجاؤ گے تو تمہیں صرف لوگوں کی تعریفیں ملیں گی، اور اگر تم نے اپنی مجلس کو مجھ پر درود پڑھ کر سجاؤ گے تو: فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "کہ تمہارا درود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہو گا۔"

اے عاشقانِ اہلبیت ! ذرا قیامت کے ہوش ربا منظر کو ذہن میں لایئے کہ قیامت کا دن وہ دن ہو گا جس میں کوئی روشنی نہیں ہو گی، اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا، چاند و سورج بے نور ہو چکے ہوں گے، روشنی میں رہنے والا، اندھیرے سے گھبرانے والا ہر کوئی روشنی تلاش کر رہا ہو گا مگر روشنی ملے کیسے ؟ سورج و چاند تو بے نور ہو چکے، ہائے ! ہائے ! آدمی ڈر رہا ہو گا تھر تھر کانپ رہا ہو گا، نفسی نفسی کا عالم ہو گا، کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں ہو گا، مزید آفت یہ کہ

سورج ایک میل پر ہو گا وہ بھی اپنے اگلے رخ کے ساتھ ہو گا، آگ برسا رہا ہو گا، گرمی سے دماغ کھول رہے ہوں گے، زمین تانبے کی ہو گی، اور قیامت کا وہ دن 50 ہزار سال کا ہو گا۔" ذرا تصور کیجیے کہ ابھی سورج ہم سے کروڑوں میل دور ہے اور اس کی پیٹھ ہماری طرف ہے پھر بھی اس کی گرمی کی وجہ سے ہم مٹی کی زمین پر کھڑے نہیں ہو سکتے، اس وقت ہمارا کیا حال ہو گا! ہم کس طرح اس حالت میں تانبے کی زمین پر کھڑے ہو سکیں گے جبکہ پاؤں میں چپل اور بدن پر لباس بھی نہیں ہو گا۔ اعلی حضرت مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں قیامت کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

راہ پُرخار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

روشنی کی ہمیں عادَت اور گھر
تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے

اس کڑی دُھوپ کو کیوں کر جھیلیں

شعلہ زَن نار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پَروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رَحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
کیوں رضاؔ کُڑھتے ہو ہنستے اُٹھو
جب وہ غفّار ہے کیا ہونا ہے

لیکن جس نے دنیا میں اپنی مجلس و محفل کو، چاہے وہ شادی کی محفل ہو یا منگنی کی محفل ہو، بچے کی پیدائش کی محفل ہو یا کسی کے موت کی محفل ہو، خوشی کی محفل ہو یا غمی کی محفل ہو، جس نے اپنے محفل و مجلس کو مدینے والے آقا ﷺ پر درود پڑھ کر سجایا ہو گا، قیامت کے اس ہوش ربا ماحول میں اس کا یہ درودِ پاک پڑھنا اس کے لیے نور یعنی روشنی ہو گا، قیامت کی مصیبتوں سے چھٹکارے کا سبب بنے گا۔ اللہ اکبر!

خلیفۂ اعلی حضرت، مداح الحبیب، مولانا محمد جمیل الرحمٰن علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ''قبالۂ بخشش'' میں لکھتے ہیں:

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پکارا نامِ محمد

دونوں جہاں میں دنیا و دیں میں
ہے اِک وسیلہ نام محمد

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
دل پر ہے کندہ نامِ محمد

روزِ قیامت میزان و پل پر
دے گا سہارا نامِ محمد

اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں
آ جا سما جا نامِ محمد

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نبی ﷺ کا نام ہمیں دونوں جہان میں کام آئے گا۔ ان شاء اللہ

کتنا بڑا صلہ ملے گا

یہاں پر ایک بات اور ذہن نشین کرنے والی ہے کہ دنیوی زیب و زینت سے سجائی جانے والی مجلس پر لوگوں کی تعریف چند لمحے کی ہوں گی، یا چند دن، یا چند مہینے یا چند سال کی، یعنی لوگوں کی جانب سے ملنے والا صلہ اور بدلہ بہت جلد ختم ہو جائے، کچھ دن بعد لوگ ہمیں اور ہماری مجلس و محفل کو بھول جائیں گے، مگر اللہ کے محبوب ﷺ پر درودِ پاک پڑھنے کا صلہ پچاس ہزار سال تک نور کی صورت میں ملتا رہے گا، کیونکہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ اللہ اکبر! (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! جب درودِ پاک ہمارے لیے اتنا فائدہ مند ہے تو ہم کیوں نہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر وقت ہر گھڑی درود و سلام پڑھیں۔ اعلی حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنان اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" میں لکھتے ہیں:

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیع محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا
کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، ماہِ محرم الحرام کی پر بہار رونقیں ہیں اور آج ہم خلیفۂ دوم، امیرُ الْمُؤمِنین، حامیٔ دینِ متین، مُحِبُّ المسلمین، غَیْظُ المنافِقین، امامُ العادِلین، حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک سیرت کے متعلق درج ذیل چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔فاروقِ اعظم کا تعارف وحلیہ مبارک

(2)۔۔۔فاروقِ اعظم کے اسلام لانے کا واقعہ

(3)۔۔۔فاروقِ اعظم کا مقام و مرتبہ

(4)۔۔۔فاروقِ اعظم کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی ﷺ

(5)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خصوصیات و اولیات

(6)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خلافت

(7)۔۔۔فاروقِ اعظم کے تاریخی کارنامے

(8)۔۔۔فاروقِ اعظم کی کرامات

(9)۔۔۔فاروقِ اعظم کا وصال

(1)۔۔۔فاروقِ اعظم کا تَعارُف

فاروقِ اعظم کی پیدائش

اے عاشقانِ فاروقِ اعظم! عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے، یوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تاریخ ولادت ۵۸۳ عیسوی تقریباً ۴۱ سال قبل ہجرت ہے۔ حضرت سیّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عام الفیل کے ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے یوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سیّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عمر میں تقریباً ساڑھے دس سال چھوٹے ہیں اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ عام الفیل کے سال دنیا میں تشریف لائے یوں فاروقِ اعظم رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عمر میں تقریباً تیرہ سال چھوٹے ہیں۔ (اسد الغابۃ، عمر بن خطاب، ج۴، ص۱۵۷ ماخوذا)

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام دونوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام ''عمر'' ہی رہا۔ ''عمر'' کے معنی ہیں ''آباد رکھنے والا ''یا ''آباد کرنے والا''۔ حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب چونکہ اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللہ پاک نے پہلے ہی آپ کو ''عمر ''نام عطا فرمادیا اور اسلام آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب آباد ہوا لہٰذا آپ اسم با مسمّٰی ہیں۔

''انسانی زندگی کی مدت ''کو بھی ''عمر'' کہتے ہیں یعنی ''جسم کی آبادی کا زمانہ'' ۔ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عہدِ خلافت چونکہ اِسلام کی آبادی کا زمانہ ہے اِس اعتبار سے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسم با مسمّٰی ہوئے۔

(مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۳۶۰، ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۲)

مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام آسمانوں میں ''فاروق ''انجیل میں ''کافی ''تورات میں ''مَنْطَقُ الْحَق''اور جنت میں ''سراج ''ہے۔(ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۳)

بارگاہِ رسالت سے عطا کردہ نام

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

''سَمَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عُمَرَ الْفَارُوْقَ یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام ''فاروق ''رکھا۔

(تھذیب الاسماء، عمر بن الخطاب، ج۲، ص۳۲۵)

فاروقِ اعظم کی کنیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت "ابو حفص " ہے اگرچہ آپ کی اولاد میں سے کسی کا نام "حفص "نہیں ہے۔

(مستدرك حاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب ابی حذيفه، ج۴، ص۲۳۹، حديث:۵۰۴۲ملتقطا)

بدر کے دن اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو اسی کنیت سے پکارا تھا۔ عربی زبان میں "حفص "شیر کے بچے کو کہتے ہیں ، اسی لیے شیر کی کنیت "ابو حفص " ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی چونکہ اسلام کے شیر ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام سے لے کر وصالِ ظاہری تک جتنا فائدہ آپ کی ذات سے اِسلام کو ہوا اِتنا کسی اور خلیفہ یا حاکم سے نہ ہوا اِس وجہ سے آپ کی یہ کنیت آپ پر کلیۃً صادق آتی ہے اور آپ کو "ابو حفص "کہا جاتا ہے۔

(مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، الباب الثانی، ص۱۴)

فاروقِ اعظم کا نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نسب کچھ یوں ہے:"عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قُرْطْ بن رَزَاح بن عدی بن کعب بن لوئی قرشی عدوی۔"کعب بن لوئی پر جا کر نویں پشت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نسب دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے جا ملتا ہے۔(اسد الغابۃ، عمر بن خطاب، ج۴، ص۱۵۶)

آسمانوں میں آپ کا نام "فاروق" ہے:

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خَاتَمُ

الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں مسجد میں بیٹھا جبریل امین سے باتیں کررہا تھا کہ اچانک عمر بن خطاب آگئے۔ جبریل امین نے کہا: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ آپ کے بھائی عمر تو نہیں ہیں؟ “میں نے کہا: ”جی ہاں۔ اور اے جبریل! کیا زمین کی طرح آسمانوں میں بھی ان کا کوئی خاص نام ہے؟ “جبریل بولے: ”اِنَّ اِسْمَہٗ فِی السَّمَاءِ اَشْھَرُ مِنْ اِسْمِہٖ فِی الْاَرْضِ اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ فَارُوْقٌ وَفِی الْاَرْضِ عُمَرُ۔ یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آسمانوں میں جو ان کا نام ہے وہ زمین کی نسبت زیادہ مشہور ہے، زمین میں ان کا نام عمر ہے اور آسمانوں میں ان کا نام فاروق ہے۔“

(ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۳)

جنتی درخت کے پتوں پر آپ کا نام فاروق لکھا ہے

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ مَا عَلَیْھَا وَرَقَۃٌ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اَبُوْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ عُثْمَانُ ذُوْ النُّوْرَیْنِ۔ یعنی جنت میں ایک درخت ہے جس کے ہر پتے پر یہ لکھا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، ابو بکر صدیق ہیں، عمر فاروق ہیں، عثمان ذوالنورین ہیں۔“

(معجم کبیر، مجاھد عن ابن عباس، ج۱۱، ص۶۳، حدیث: ۱۱۰۹۳)

قیامت میں آپ کو "فاروق "نام سے پکارا جائے گا

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے دن اپنا اور صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام بیان فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: "قیامت میں یوں ندا آئے گی "عمر فاروق "کہاں ہیں؟ " چنانچہ انہیں حاضر کیا جائے گا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: "اے ابو حفص! تمہیں مبارک ہو، یہ ہے تمہارا اعمال نامہ، چاہو تو اسے پڑھ لو یا نہ پڑھو کیونکہ میں نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔" (ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۳)

فاروقِ اعظم کا حلیہ مبارک

اے عاشقانِ فاروقِ اعظم! آیئے اب آپ کو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حلیہ مبارک بتاؤں کہ آپ کیسے تھے؟ چنانچہ آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کی رنگت بہت سفید تھی بلکہ ایسی سفید تھی جیسے چونا ہوتا ہے اور لگتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسمِ مبارک میں خون ہی نہیں ہے۔"

(معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ نسبۃ الفاروق، معرفۃ صفۃ عمر، ج۱، ص۶۹، الرقم: ۱۷۰ ملتقطا، ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۴)

حضرت سیّدُنا ذر بن جیش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اکثر لوگوں نے یہی بیان کیا ہے کہ " کَانَ عُمَرُ طَوِیْلًا جَسِیْمًا یعنی امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لمبے قد والے اور بھاری جسم والے تھے۔" چند لوگوں میں جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دیگر لوگوں کو اوپر سے دیکھ رہے ہیں۔

(معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ نسبۃ الفاروق، معرفۃ صفۃ عمر، ج۱، ص۶۹ الرقم: ۱۷۰)

(ریاض النضرۃ، ج۱، ص۲۷۴، تاریخ الخلفاء، ص۱۰۳)

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھیں سرخ یعنی لال اور رخسار بہت ہی پتلے اور کمزور تھے۔

(معرفۃ الصحابۃ، معرفۃ نسبۃ الفاروق، معرفۃ صفۃ عمر، ج۱، ص۶۹، الرقم: ۱۷۰)

حضرت سیّدُنا ابو عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ "کَانَ کَثُّ اللِّحْیَۃِ یعنی امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی داڑھی مبارکہ گھنی و گھنگریالی تھی۔" (الاستیعاب، عمر بن الخطاب، ج۳، ص۲۳۶، الرقم: ۱۸۹۹)

(2)---فاروقِ اعظم کے اسلام لانے کا واقعہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! ذکرِ فاروقِ اعظم ہو رہا ہے اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے چنانچہ:

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہاتھ میں ننگی تلوار لیے باہر نکلے، گلی سے گزر رہے تھے کہ قبیلہ بنو زہرہ کے ایک شخص سے سامنا ہو گیا، اس نے پوچھا: "اے عمر! کہاں کا ارادہ ہے؟" کہا: "میں محمد بن عبد اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔" اس نے کہا: "اگر تم نے محمد بن عبد اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو شہید کر دیا تو بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے تمہیں کیسے امن حاصل ہو گا؟" سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: "لگتا ہے تم بھی اپنا دین تبدیل کر کے مسلمان ہو گئے ہو؟" اس نے کہا: "اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں؟ تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی دونوں تمہارا دین چھوڑ کر

مسلمان ہو چکے ہیں ۔" یہ سننا تھا کہ مزید طیش میں آ گئے اور اپنے بہن و بہنوئی کے گھر کی طرف چل پڑے۔ آپ کی بہن حضرت سیدتنا اُمّ جمیل فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی حضرت سیّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر میں اس وقت حضرت سیّدُنا خباب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے اور دونوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے، جیسے ہی انہیں سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آنے کی خبر ہوئی تو فوراً چھپ گئے۔ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے ہی اندر آئے تو پوچھا: "مجھے کچھ پڑھنے کی بھنبھناہٹ آ رہی تھی، تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے؟" دونوں نے جواب دیا: "ہمارے مابین تو کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔" آپ نے فرمایا: "مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں اپنا دین ترک کر چکے ہو۔" آپ کے بہنوئی بولے: "کیا حق تمہارے عقیدہ کے برخلاف نہیں ہے؟" یہ سنتے ہی آپ اپنے بہنوئی پر جھپٹ پڑے اور انہیں خوب مارا پیٹا۔ آپ کی بہن غضب ناک ہو کر بولیں: "اے عمر! حق وہ نہیں جو تمہارا عقیدہ ہے، اور سن لو میرا اعلان یہ ہے: اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللہُ وَاَشْھَدُاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ جب آپ پر حق واضح ہونے لگا تو پوچھا: "جو کتاب تم لوگ پڑھ رہے تھے میرے پاس لاؤ، میں بھی پڑھنا چاہتا ہوں۔" بہن نے کہا: "اسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ تم وضو یا غسل کر لو پھر اسے پڑھ سکتے ہو۔ آپ نے اٹھ کر وضو کیا، اور پھر قرآن پاک کی سورۂ طٰہٰ پڑھنا شروع کر دی۔ جیسے جیسے قرآن پاک پڑھتے گئے اسلام کی محبت دل میں اترتی گئی۔ کہنے لگے: "مجھے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے چلو۔" حضرت سیّدُنا خباب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو چھپے بیٹھے تھے جب یہ سنا تو باہر نکل آئے اور بولے: "اے عمر! تمہیں بشارت ہو مجھے یقین ہے کہ تم ہی اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کا ثمر ہو

کیونکہ جمعرات کی رات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلسل یہی دعا فرماتے رہے ہیں : اَللّٰھُمَّ اَعِزَّالْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَوْبِعَمْرِوبْنِ الْھِشَام یعنی اے اللہ! دین اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابو جہل) کے ساتھ عزت عطا فرما۔ ''حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دنوں صفا پہاڑی کے دامن میں واقع دارِ ارقم کے اندر جلوہ فرما تھے۔ حضرت سیّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں آئے تو دروازہ پر حضرت سیّدُنا امیر حمزہ، حضرت سیّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موجود تھے۔ حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آمد کا سن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان گھبرا گئے۔ حضرت سیّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر عمر اچھی نیت سے آرہا ہے اور اللہ نے اس کی سلامتی چاہی تو بچ جائے گا، ورنہ اس کا قتل کوئی بڑی بات نہیں۔'' اس وقت صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان صحن میں اور حضور نبیٔ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گریبان اور تلوار کی حمائل پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے عمر! کیا تم اس وقت باز آؤ گے جب ولید بن مغیرہ کی طرح اللہ تمہاری ذلت میں آیت نازل فرمائے گا۔'' پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! عمر کو راہِ اسلام نصیب فرما۔ اے اللہ! یہ عمر بن خطاب ہے، اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔'' یہ سننا تھا کہ حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے ساختہ پکار اٹھے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں۔'' اور اسلام قبول کر لیا۔

(مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب استقامۃ فاطمۃ علی الاسلام، ج۵، ص۷۹، حدیث: ۶۹۸۱ ملخصا)

ہے بے شک سب سے اونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے تین دن بعد ایمان لائے۔ تاریخ کے اعتبار سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ماہ ذوالحجہ ٦ بعثت نبوی (بمطابق ٦١٧ عیسوی جمعرات) کو عین جوانی کی حالت میں مشرف بااسلام ہوئے۔

(طبقات کبری، عمربن الخطاب، ج٣، ص٢٠٤)

ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ 39 مردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال میں ایمان لائے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر **حَرَمِ محترم میں اِعلانیہ نَماز ادا فرمائی۔**

(کراماتِ فاروقِ اعظم ص٥)

(3)---فاروقِ اعظم کا مقام و مرتبہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے یہاں تک کہ آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیات کی دو قسمیں ہیں:

(ا) پہلی قسم آیاتِ فضیلت: یعنی وہ آیات جو مطلقاً آپ کی فضیلت میں نازل ہوئیں۔ پھر اس میں وہ آیات بھی شامل ہیں جو شیخین یعنی حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق و سیِّدُنا عمر

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دونوں کے حق میں نازل ہوئیں یا حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں بھی نازل ہوئیں۔

(۲)دوسری قسم آیات موافقات: یعنی وہ آیات جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کی موافقت میں نازل ہوئیں۔ ان دونوں قسموں کی مجموعی آیات کی تعداد **41** ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

فضیلت پر آیات

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ۳۹ لوگ ایمان لا چکے تھے۔ پھر حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسلمان ہوئے اور مسلمانوں کی تعداد چالیس ہو گئی تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

(۱)۔۔۔یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۱۰، الانفال:۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

(معجم کبیر، احادیث عبد اللہ ابن عباس، ج۱۲، ص۴۷، حدیث:۱۲۴۷۰)

(۲)۔۔۔فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۲۸، التحریم:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت سیّدُنا سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”آیت مبارکہ کا یہ حصہ ”صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ “خاص طور پر امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوا۔(در منثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۴،ج۸،ص۲۲۳)

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”اِنَّ فِی الْقُرْآنِ لَقُرْآناً مِنْ رَأْیِ عُمَرَ یعنی یقیناً قرآن پاک میں امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے موافق احکام موجود ہیں۔“

(سیرۃ حلبیہ، باب الھجرۃ الاولی الی ارض الحبشۃ۔۔۔الخ، ج۱، ص۴۷۴)

مقام ابراہیم کو مصلےٰ بناؤ

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں رب تعالی کی طرف سے میری موافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: ”لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیمَ مُصَلًّی یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں (تو کیسا رہے گا؟)“ تو اللہ نے یہی آیتِ مبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا:

(۳)۔۔۔وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (پ۱، البقرۃ:۱۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ۔۔۔الخ، ج۱، ص۱۵۸، حدیث:۴۰۲ ملتقطا)

مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: ”اِنَّ نِسَاءَکَ یَدْخُلُ عَلَیْھِمُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ لَوْاَمَرْتَ اُمَّھَاتَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے پاس نیک اور بد ہر قسم کے لوگ حاضر آتے ہیں، پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امہات المؤمنین کو حجاب میں رہنے کا حکم دیں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موافقت میں یہ آیت حجاب نازل ہوگئی:

(۴)۔۔۔یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (پ۲۲،الاحزاب:۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ”اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ لاتدخلوا۔۔۔الخ، ج۳، ص۳۰۴، حدیث:۴۷۹۰)

بغیر اجازت گھروں میں داخلے کی ممانعت

ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے وقت آرام فرمارہے تھے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خادم آپ کے کمرے میں داخل ہوا۔ آپ چونکہ نیند کی حالت میں تھے لہٰذا بدن سے کچھ کپڑا ہٹا ہوا تھا ایسی حالت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غلام کا بلا اجازت داخل ہونا اچھا نہ لگا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رب تعالی کی بارگاہ میں یوں

دعا کی: اَللّٰھُمَّ حَرِّمِ الدُّخُوْلَ عَلَیْنَا فِیْ وَقْتِ نَوْمِنَا یعنی یا اللہ! ہمارے سونے کے اوقات میں بلا اجازت داخلہ حرام فرمادے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موافقت میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوگئی:

(۵)۔۔۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ۱۸، النور:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ”اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔“

(ارشاد الساری، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الاحزاب، باب قولہ: لاتدخلوا۔۔۔ الخ، ج۱۰، ص۵۹۶، تحت الحدیث:۴۷۹۰)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپنے نے اللہ پاک کی بارگاہ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا کیسا مقام و مرتبہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اب اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرامین بھی سنتے چلیئے چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(4)۔۔۔فاروقِ اعظم کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ یعنی **حضرت عُمَر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہتر کسی **آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا۔** (ترمذی ج۵ ص۳۸۴ حدیث ۳۷۰۴)

ترجُمانِ نبی ہم زَبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

(۲)۔۔۔ آسمان کے تمام فرشتے حضرت **عُمَر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عزّت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے۔(تاریخ دمشق ج۴۴ص۸۵)

(۳)۔۔۔لَا یُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مُؤمِن **مَحَبَّت** رکھتا ہے اور مُنافِق ان سے بُغْض رکھتا ہے۔(تاریخ دمشق ج۴۴، ص۲۲۵)

(۴)۔۔۔عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حضرت **عُمَر** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **اَہلِ جنّت کے چراغ ہیں۔**(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج۹ص۷۷حدیث۱۴۴۶۱)

(۵)۔۔۔ھٰذَا رَجُلٌ لَّا یُحِبُّ الْبَاطِلَ یہ یعنی حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخص ہے جو باطِل کو پسند نہیں کرتے۔(مُسندِ امام احمد ج۵ص۳۰۲حدیث۱۵۵۸۵)

(۶)۔۔۔رِضَا اللہِ رِضَا عُمَرَ وَ رِضَا عُمَرَ رِضَا اللہِ یعنی اللہ کی رضا حضرت **عُمَر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رضا ہے اور حضرت **عُمَر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رضا اللہ پاک کی رضا ہے۔
(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۴ص۳۶۸حدیث۱۲۵۵۶)

(۷)۔۔۔اِنَّ اللہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنی "اللہ پاک نے **عُمَر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔"(ترمذی ج۵ص۳۸۳حدیث۳۷۰۲)

(5)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خصوصیات واولیات

سُبْحٰنَ اللہ !کیا شان ہے ہمارے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی۔اے عاشقانِ رسول!امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات مبارکہ میں بھی کئی ایسی خصوصیات ہیں جو کسی اور میں نہیں پائی جاتیں یا اگر پائی بھی جاتی ہیں تو مشہور آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات سے ہی ہیں۔ ان میں سے چند خصوصیات آپ کے سامنے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں چنانچہ:

فاروقِ اعظم مُرادِ رسول

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ مُراد رسول ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اللہ کی بارگاہ سے مانگا ہے۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب کی بارگاہ میں امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لیے یوں دعا فرمائی: ”اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً یعنی اے اللہ! خصوصاً عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔“ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر رضی اللہ عنہ، ج۱، ص۷۷، حدیث:۱۰۵)

فاروقِ اعظم کے قبولِ اسلام پر فرشتوں کی خوشی

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ آپ کے قبول اسلام پر فرشتوں نے بھی خوشیاں منائیں، آپ کے قبول اسلام کے بعد جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَھْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ یعنی حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام لانے پر آسمان والے ایک دوسرے کو خوشخبری دے رہے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ج۱، ص۷۶، حدیث:۱۰۳)

فاروقِ اعظم کی اعلانیہ ہجرت مدینہ

جب کفار مکہ کا ظلم و ستم حد سے بڑھا تو مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنا شروع کر دیا، تمام مسلمان تقریباً چھپ کر ہجرت کرتے تھے تاکہ کفار کے ظلم و ستم سے محفوظ رہیں لیکن امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِعلانیہ مدینہ منورہ ہجرت کی۔

(تہذیب الاسماء، عمربن الخطاب، ج۲، ص۳۲۶)

میرے بعد نبی ہوتے تو عمر ہوتے

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ واحد خلیفہ ہیں جن کے بارے میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَوْ كَانَ بَعْدِی نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ضرور وہ عمر ہوتے۔“ آپ کے علاوہ کسی خلیفہ کے لیے یہ فرمان جاری نہ ہوا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۸۵، حدیث:۳۷۰۶)

فاروقِ اعظم سے شیطان کی گھبراہٹ

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت سے شیطان بھی ڈرتا ہے، بلکہ جس راستے سے آپ گزرتے ہیں شیطان وہ راستہ ہی تبدیل کرلیتا ہے۔ شیطان آپ کی آہٹ سے بھی بھاگ جاتا ہے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد اول، ص۱۴۷)

فاروقِ اعظم کی وفات پر اسلام روئے گا

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر اسلام رویا۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے بتایا: ''لَیَبْكِ الْإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یعنی اسلام حضرت عمر کی وفات پر روئے گا۔''

(معجم کبیر، سن عمر ووفاتہ۔۔۔الخ، ج۱، ص۶۷، حدیث: ۶۱)

اے عمر! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں کہ ایک بار آپ کہیں سفر پر گئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بذاتِ خود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کا فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک بار میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمائی اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: لَا تَنْسَنَا یَا أُخَیَّ مِنْ دُعَائِكَ یعنی اے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھول جانا۔'' (ابو داود، کتاب الوتر، باب الدعا، ج۲، ص۱۱۴، حدیث: ۱۴۹۸)

اور ترمذی شریف میں یہ الفاظ ہیں: ''اَیْ اَخِیْ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا یعنی اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا کہیں بھول نہ جانا۔''

(ترمذی، احادیث شتی، باب من ابواب الدعوات، ج۵، ص۳۲۹، حدیث:۳۵۷۳)

اَوّلیاتِ فاروقِ اعظم

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یہ تو فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خصوصیات تھی اب ان کی اولیت بھی سنیئے:

''اَوَّلِیَات ''جمع ہے ''اَوَّل ''کی اور ''اَوَّل ''اس کام کو کہتے ہیں جو کسی شخص سے سب سے پہلے صادر ہو۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام سے اُن کے وصال ظاہری تک کئی ایسے معاملات ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَوّلیات ہیں۔ نیز بروز قیامت بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چند اَوّلیات حاصل ہوں گی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَوّلیات کی کل تعداد 64 ہے، ان تمام اَوّلیات کو درج ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱)۔۔۔**ذاتی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذاتی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۲)۔۔۔**مذہبی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو مذہبی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۳)۔۔۔**فلاحی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو رَفاہ عامہ اور فلاحی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۴)۔۔۔**اِدارتی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو شعبہ جات کے قیام سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۵)۔۔۔**معاشی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو سلطنت کے معاشی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۶)۔۔۔**جنگی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو جنگی و فوجی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۷)۔۔۔**اخروی اوّلیات:** یعنی اُن اَوّلیات کا ذکر جو روز قیامت آپ کو حاصل ہوں گی۔

(1)۔۔۔سب سے پہلے کفار کے سامنے اپنا اسلام ظاہر کرنے والے۔

(2)۔۔۔سب سے پہلے صدیق اکبر کی بیعت کرنے والے۔

(3)۔۔۔سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لقب پانے والے۔

(4)۔۔۔سب سے پہلے قاضی بننے والے۔

(5)۔۔۔سب سے پہلے "دُرَّہ" بنانے والے۔

(6)۔۔۔سب سے پہلے ہجری تاریخ کی ابتدا کرنے والے۔

(7)۔۔۔سب سے پہلے راتوں کو دورہ کرنے والے۔

(6)۔۔۔فاروقِ اعظم کی خلافت

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے انتقال سے قبل مختلف اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مشاورت سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ منتخب فرمایا تاکہ ان کے انتقال کے بعد کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا نہ ہونے پائے اور مسلمان

بغیر انتشار کے اپنے معاملات کو سنبھال لیں۔

عاشقِ اکبر حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد 22 جُمادَی الاُخریٰ سن 13 ہجری بروز پیر شریف کو عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری پر فائز ہوئے۔

(السنن الکبری للبیہقی، 3/ 557، حدیث:6663)

خلافت فاروق اعظم تاریخ کے آئینے میں

۱۳ ہجری بمطابق ۶۳۴ عیسوی:	سیّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ۵۳ سال کی عمر میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔
۱۳ ہجری بمطابق ۶۳۴ عیسوی:	خلیفہ بننے کے بعد آپ نے پہلا خطبہ دیا۔
۱۳ ہجری تا ۱۸ ہجری:	خلافت کے ابتدائی چھ سال میں مکمل ملک شام فتح ہو گیا۔
۱۳ ہجری تا ۱۶ ہجری:	عراق اور اطراف کے دیگر کئی علاقے فتح ہوئے۔
۱۴ ہجری بمطابق ۶۳۵ عیسوی:	دمشق، بعلبک، بصرہ اور وائلہ فتح ہوئے۔
۱۴ ہجری بمطابق ۶۳۵ عیسوی:	لوگوں کو باجماعت نماز تراویح ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	طبریہ کے علاوہ پورا اُردن فتح ہوا۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	اسی سال جنگ یرموک اور جنگ قادسیہ جیسی عظیم جنگیں لڑی گئیں۔

۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	فتح بیت المقدس کے لیے ملک شام تشریف لے گئے۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	بیت المقدس اور اس سے متصل کئی علاقے فتح ہوئے۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کوفہ بسایا۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	ذمہ داران و دیگر لوگوں کے وظائف و تنخواہیں مقرر فرمائیں۔
۱۵ ہجری بمطابق ۶۳۶ عیسوی:	وظائف کے اجراء کے لیے دیوان قائم فرمائے۔
۱۶ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	اہواز اور مدائن جیسے علاقے فتح ہوئے۔
۱۶ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایوان کسریٰ میں جمعہ پڑھایا۔
۱۶ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	سرزمین عراق پر پہلا جمعہ ادا کیا گیا۔
۱۶ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	جنگ جلولاء کا معرکہ پیش آیا جس میں یزدجرد بن کسریٰ کو شکست ہوئی۔
۱۶ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	تکریت، قنسرین، حلب، انطاکیہ اور منبج جیسے علاقے فتح ہوئے۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	شہر بصرہ و کوفہ کی تعمیر و آبادکاری کی گئی۔

۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	آپ نے جہاد کی نیت سے ملک شام کا سفر اختیار فرمایا۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	ملک شام میں "جابیہ" کے مقام پر تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سپہ سالار کے عہدے سے معزول کر دیا۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	سیّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سپہ سالار کے عہدے سے معزول کر دیا۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	سیّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد حرام کی توسیع فرمائی۔
۱۷ ہجری بمطابق ۶۳۷ عیسوی:	ہجری تاریخ کا نفاذ فرمایا۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	ملک شام کے بعض علاقے حلوان وغیرہ فتح ہوئے۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	موصل اور اس کے اطراف کے علاقے فتح ہوئے۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	طاعون عمواس میں اسلامی لشکر کی خیر خواہی کے لیے ملک شام تشریف لے گئے۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	مدینہ منورہ اور اطراف کے علاقوں میں شدید

	قحط پیدا ہو گیا۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	”عام الرمادہ “میں رعایا کی بے مثال خیر خواہی فرمائی۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	مختلف علاقوں سے متاثرین قحط سالی کے لیے امداد منگوائی گئی۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	ملک مصر سے مدینہ منورہ واطراف کے متاثرین کے لیے امدادی سامان کی درآمد۔
۱۸ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	سیّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وسیلے سے بارش کی دعا فرمائی۔
۱۹ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	مصر اور اس سے متصل کئی علاقے فتح ہوئے۔
۱۹ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	دریائے نیل آپ کے حکم سے ہمیشہ کے لیے جاری ہو گیا۔
۱۹ ہجری بمطابق ۶۳۹ عیسوی:	مسجد نبوی میں معینہ توسیع فرمائی۔
۲۰ ہجری بمطابق ۶۴۰ عیسوی:	اسی سال یہودیوں کو خیبر اور نجران سے جلاوطن کر دیا گیا۔
۲۰ ہجری بمطابق ۶۴۰ عیسوی:	اسی سال خیبر اور وادی قریٰ کو تقسیم کر دیا گیا۔
۲۱ ہجری بمطابق ۶۴۱ عیسوی:	اسکندریہ اور برقہ علاقے فتح ہوئے۔
۲۱ ہجری تا ۲۳ ہجری:	ایران اور اس کے کئی علاقے فتح ہوئے۔

۲۲ ہجری بمطابق ۶۴۲ عیسوی:	آذربائیجان، دینور، اسبذان اور ہمدان فتح ہوئے۔
۲۲ ہجری بمطابق ۶۴۲ عیسوی:	مغربی طرابلس، رے، عسکر اور قوص فتح ہوئے۔
۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہو کر جنگ نہاوند میں موجود اسلامی لشکر کی مدد فرمائی۔
۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	کرمان، سجستان، اصبہان و نواحی علاقے فتح ہوئے۔
۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	اُمہات المؤمنین کے ساتھ آخری حج ادا فرمایا۔
۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	آپ کو خنجر کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا گیا۔
۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	نئے خلیفہ کے انتخاب کے لیے مجلس شوریٰ قائم فرمائی۔
۲۴ ہجری بمطابق ۶۴۳ عیسوی:	مختلف وصایا و نصیحتوں کے بعد ایک محرم الحرام میں جام شہادت نوش فرمایا۔

(فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد دوم، ص ۸۱۰۔۸۱۲)

(7)---فاروقِ اعظم کے تاریخی کارنامے

عمر فاروقِ اعظم کے تاریخ ساز کارنامے

اے عاشقانِ رسول! امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات گرامی، پیکر جلالت، مجموعۂ عظمت اور ایک تاریخ ساز شخصیت ہے۔ ہزاروں لوگ

ایسے گزرے کہ جن کی شخصیت کو تاریخ نے اس طرح بیان کیا کہ لوگوں کے سامنے صرف وہ شخصیت ہی رہی، لوگ اُسی شخصیت کے گرد گھومتے رہے، لیکن سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت ایسی ہے جس کا تذکرہ پڑھتے ہی ایسے لگتا ہے گویا اسلام کے ہر ہر گوشے سے کسی نے پردہ اٹھادیا ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کسی ایک پہلو کی ترجمان نہیں، پورے عالم اسلام کی ترجمان ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت تو وہ ہے کہ جن کی تائید میں قرآن پاک نازل ہوا، جن کے مناقب خود اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائے، جن کے اوصاف خود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بیان فرمائے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کسی افسانے کا نام نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ، ہر کارنامہ حقیقی، واقعی اور تاریخ اسلامی کا ایک عظیم باب ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہر پیغام واقدام رشد وہدایت کا بہترین نصاب ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اقوال وافعال دینی ودنیوی محاسن کا ایک بہترین مجموعہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمتوں اور رفعتوں کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے اپنے تو اپنے اغیار بھی اسلام دشمنی کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہوئے چنانچہ:

مشہور عیسائی مؤرخ وتجزیہ نگار Michael H. Hart""(مائیکل ایچ ہارٹ) نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے: "The 100 Ranking of Most Influential People in History"(یعنی تاریخ کی 100، اہم ترین شخصیات) اس کتاب میں اس نے پوری دنیا کی ان سو شخصیات کی حیات پر مختصر تبصرہ کیا ہے جنہوں نے تاریخ اور دنیا کے نظام کو سب سے زیادہ متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی تاریخ اور دیگر انسانوں کی روزمرہ زندگی

پر بھی بہت گہرا اثر ڈالا۔ ان سو شخصیات میں سب سے پہلے اس نے اللہ کے پیارے رسول محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا اور ۵۲ نمبر پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشق حقیقی امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کیا۔

اے عاشقانِ رسول! اب میں آپ کے سامنے امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند تاریخ ساز کارنامے بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں لہذا بڑے توجہ کے ساتھ سنیئے:

(1)۔۔۔ ہجری تاریخ کا آغاز کیا۔ (تہذیب الاسماء، ج20،1)

(2)۔۔۔ خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا۔ (بخاری، ص1291، حدیث:4986)

(3)۔۔۔ مُعاشرتی جرائم کی روک تھام کیلیے مُختلِف شعبہ جات قائم کرکے اسلامی سزاؤں کا نَفاذ کیا۔ (فیضانِ فاروق اعظم، ج2، ص395 ماخوذاً، تفسیر بغوی، ج1، ص669، تہذیب الاسماء، ج2، ص332 ملخصًا)

(4)۔۔۔ کسی کو حاکم مُقرّر کرتے تو اُس کے اَثاثہ جات کی تفصیل لکھ لیتے۔ (طبقات ابن سعد، ج3، ص233) اور حکمرانوں کی بازپُرس بھی فرمایا کرتے۔ (الزہد لھناد، ص415)

(5)۔۔۔ اَہْلِ عِلْم اور اَہْلِ رائے پر مُشْتَمِل ایک مجلسِ شوریٰ بنائی جس میں تمام ملکی و قومی مسائل زیرِ بحث لائے جاتے اور اتفاقِ رائے سے فیصلے کئے جاتے۔

(فیضانِ فاروق اعظم، ج2، ص194 ماخوذاً)

(6)۔۔۔ عدالتی نِظام کو اِنتِظام بخشا اور مُختلِف علاقوں میں جج مُقرّر فرمائے۔

(فیضانِ فاروق اعظم، ج2، ص194 ماخوذاً)

(7)۔۔۔باقاعدہ تراویح کی جَماعَت قائم کروائی۔ (بخاری، ص525، حدیث:2010)

(8)۔۔۔آپ کی کوشش سے نَمازِ جَنازہ کی 4 تکبیرات پر اجماع ہوا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج3، ص186، حدیث:30)

(9)۔۔۔تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مُقَرَّر فرمائی (الاوائل للعسکری، ص177)

(10)۔۔۔ائمّہ و مُؤَذِّنین، مُعَلِّمین و مُدَرِّسین کے مشاہرے مقرر فرمائے۔

(تاریخ بغداد، ج2، ص79، الرقم:460)

(11)۔۔۔متفرق لوگوں حتی کہ پیدا ہونے والے بچوں کے وَظائف بھی مُقَرَّر فرمائے۔ (طبقات ابن سعد، ج3، ص214، البدایۃ والنہایہ، ج4، ص145)

(12)۔۔۔باقاعدہ بَیت المال جس میں مال جمع کر کے حساب کتاب بھی رکھا گیا، وہ آپ کے عہدِ خلافت میں ہی قائم ہوا۔ (فیضان فاروق اعظم، ج2، ص784 ماخوذاً)

(13)۔۔۔آپ کے عہدِ خلافت میں 1036 شہر مع مضافات فتح ہوئے، 4000 مساجد کی تعمیر ہوئی، 900 منبر تیار ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج5، ص560)

(14)۔۔۔ویران اور بے آباد زمینوں کی آباد کاری کے لیے نئے احکام جاری کئے۔ (فیضانِ فاروق اعظم، ج2، ص807 ماخوذاً)

(15)۔۔۔کئی نئے شہر بسائے، مثلاً علم و فن کا مرکز رہنے والا شہر کوفہ بھی آپ کے دورِ خلافت میں بسایا گیا۔ (تنقیح فہوم اہل الاثر، ص337، فیضان فاروق اعظم، ج2، ص794)

(16)۔۔۔مَردَم شُماری کروائی۔ (تاریخ طبری، ج2، ص570)

(17)۔۔۔یتیم بچوں کی پرورش کا اِنتِظام کیا۔ (موطا امام مالک، ص260، حدیث:1482)

(18)۔۔۔راستوں میں مُسافر خانے اور غلے کے گودام بنوائے جن سے مسافروں کی

مدد کی جاتی۔(طبقات کبری،ج3،ص214)

(19)۔۔۔مُختلِف شہروں میں بھی مہمان ومسافر خانے بنوائے۔(فتوح البلدان،ص391)

(20)۔۔۔خبر رسانی کانِظام پختہ کیا۔(تاریخ طبری،ج2،ص491)

(21)۔۔۔عُمّال (گورنرز) کیلئے حکومتی اقدامات مُتَعَیَّن فرمائے۔

(ازالۃ الخلفاء،ج3،ص231)

(22)۔۔۔اِحتساب مکتب بنایا۔ (فیضان فاروق اعظم،ج1،ص744)

(23)۔۔۔خراج کی وصولی کیلئے جنگلوں اور پہاڑوں کی پیمائش کروائی۔

(طبقات کبریٰ،ج3،ص214)

(24)۔۔۔اِسلامی سِکّے رائج فرمائے۔(النقود الاسلامیہ للقریزی،ص4)

(25)۔۔۔حربی تاجروں کو بشرطِ عُشر دارالاسلام میں مسلمانوں کے ساتھ تجارت کی اِجازَت عطا فرمائی۔(کتاب الخراج لابی یوسف،ص135)

(26)۔۔۔اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کیلئے چھ رُکنی مجلسِ شوریٰ قائم فرمائی۔

(مسلم،ص207،حدیث:567)

(8)۔۔۔فاروقِ اعظم کی کرامات

اے عاشقانِ رسول! بارگاہِ نُبُوَّت سے فیضیاب، آسمانِ رِفعت کے دَرَخشاں ماہتاب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَفضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صَاحِبُ الْکرامات اور جامِعُ الْفَضائِل وَالْکَمالات ہیں۔ ربِّ کائنات نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیگر خُصُوصِیّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کرامات کا تاجِ فضیلت دے کر

دوسروں سے ممتاز فرمادیا۔ چنانچہ:

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**سوانح کربلا**'' صَفْحَہ 56 تا 57 پر **صدرُ** الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز **اہلِ مصر** نے حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے **دریائے نیل** کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِستفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر **دریائے نیل** میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: **اسلام** میں ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیرُالْمُؤمِنِین خلیفۂ ثانی حضرت سیّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک **اسلام** ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو **دریائے نیل** میں ڈال دینا۔ حضرت سیّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جب امیرُالْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تُو خود

جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ تَعَالٰی نے جاری فرمایا تو میں واحِد وقَہَّار سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ "حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ رُقْعہ **دَریائے نیل** میں ڈالا ایک رات میں سولہ گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل موقوف (یعنی ختم) ہو گئی۔ (العظمۃ لابی الشیخ الاصبھانی ص۳۱۸ رقم۹۴۰)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

اے عاشقانِ رسول! اِس رِوایَت سے معلوم ہوا کہ امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حُکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ نگاہِ نُبُوّت سے فیض وبرکت یافْتہ، بارگاہِ رِسالت سے تعلیم وتربِیّت یافْتہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حُسنِ ایمان کی بَرَکات تھیں، ربِّ کائنات نے **اَہْلِ مِصْر** کو اِس بُری رَسْم سے نَجات عطا فرمائی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 346 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"کراماتِ صحابہ "** صَفْحَہ74 پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبد المصطفی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے : امیرُ الْمُؤمِنِین، حامیٔ دینِ متین، مُحبُّ المسلمین، غَیظُ المنافِقین، امامُ العادِلین، حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیّدُنا سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار (یعنی کمانڈر) بنا کر سرزمینِ "نَہاوَنْد" میں جِہاد کے لیے رَوانہ فرمایا۔ سپہ سالارِ لشکرِ اسلامیہ حضرتِ سیّدُنا سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کُفّارِ نابکار سے برسرِ پیکار تھے کہ وزیرِ رسولِ انور حضرتِ سیّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجدِ نَبَوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مِنبرِ اَطہَر پر خُطبہ پڑھتے ہوئے اچانک اِرشاد فرمایا : "**یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لو۔" حاضِرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ لشکرِ اسلام کے سپہ سالار حضرتِ سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تو مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے سینکڑوں مِیل دُور سرزمینِ **"نَہاوَنْد"** میں مصروفِ جِہاد ہیں، آج امیرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُنہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اِس اُلجھن کی تشفّی تب ہوئی جب وہاں سے فاتحِ **نَہاوَنْد** حضرتِ سیّدُنا سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قاصِد (یعنی نمایندہ) آیا اور اُس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں کُفّارِ جفاکار سے مُقابلے کے دَوران جب ہمیں شِکَست کے آثار نظر آنے لگے، اِتنے میں آواز آئی : "**یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لو۔"

حضرتِ سیِّدُنا ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ تو امیرُالْمُؤمِنِین، خلیفۃ المسلمین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز ہے اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت (یعنی پیٹھ) کر کے صَف بندی کا حکم دے دیا، اِس کے بعد ہم نے کُفّارِ بد اطوار پر زور دار یلغار کر دی تو ایک دم جنگ کا پانسہ پلَٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں اسلامی لشکر نے کُفّار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عَساکِرِ اسلامیہ (یعنی اسلامی فوج) کے قاہِرانہ حملوں کی تاب نہ لا کر لشکرِ اَشرار میدانِ کارزار سے راہِ فِرار اختیار کر گیا اور **افواجِ اسلام نے فتحِ مبین کا پرچم لہرا دیا۔** (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج۶ ص۳۷۰، تاریخ دمشق لابن عساکر ج۴۴ ص۳۳۶)

مُراد آئی مُرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالَم سا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج کچھ لوگ دینِ اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تمام علوم کا علم تھا تو ہوائی جہاز اور آجکل کی ایجادات کا علم مسلمانوں کو کیوں نہیں سکھایا؟

لہذا اس اعتراض کا جواب بھی سن لیجئے: یقیناً ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے تمام علوم سے نوازا ہے اب آپ دیکھیں کہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کون سا انٹرنیٹ تھا، موبائل تھا، شہر مدینہ سے شہر نہاوند میں ہونے والی جنگ کو دیکھ بھی رہے ہیں اور اپنی آواز پہنچا بھی رہے ہیں۔

(9)---فاروقِ اعظم کا وصال

اے عاشقانِ رسول! ۲۳ ہجری کے ذو الحجۃ الحرام کی ۲۶ تاریخ کی نمازِ فجر میں ایک بد بخت ابولؤلؤ فیروز نامی (مجوسی یعنی آگ پوجنے والے) کافر نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن ایک محرم الحرام ۲۴ ہجری کو شرفِ شہادَت سے مُشرَّف ہو گئے۔ بوقتِ شہادت عُمر شریف 63 برس تھی۔ آپ کے بڑے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے غسل دیا اور حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبُوَّت سے فَیضیاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روضۂ مُبارَکہ کے اندر یکم مُحَرَّمُ الْحرام 24 ہجری اتوار کے دن حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مدفون ہوئے جو کہ سرکارِ انام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلوئے پاک میں آرام فرماہیں۔ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، تاریخُ الْخُلَفاء ص ۱۰۸ وغیرہ)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

ابولؤلؤ کا فاروقِ اعظم پر قاتلانہ حملہ

آپ کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں منقول ہے: کہ ایک بار سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک غلام کے بارے میں سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا جو کئی ہنر جانتا تھا، آپ نے اسے مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس سے ماہانہ سو ۱۰۰ درہم لیا کرتے تھے۔ اس نے بارگاہِ فاروقِ اعظم میں حاضر ہو کر

شکایت کی تو آپ نے اس سے پوچھا: ”تم کیا کام کرتے ہو؟ “اس نے کہا: ”چکیاں بناتا ہوں۔ “ فرمایا: ”اپنے مالک کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔“

بعض روایات میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یہ درہم تمہارے لیے زیادہ نہیں ہیں کیونکہ اس علاقے میں تم ہی چکیاں بنانا جانتے ہو، تمہارے علاوہ یہ کام کوئی نہیں جانتا۔“ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہی اِرادہ تھا کہ بعد میں سیّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس کے معاملے میں تخفیف کرنے کا فرمائیں گے لیکن اسے یہ بات سخت ناگوار گزری اور اس نے آپ سے انتقام لینے کا سوچ لیا۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے اپنے لیے چکی بنانے کا فرمایا تو اس نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا: ”میں تمہارے لیے ایسی چکی بناؤں گا جسے ہمیشہ لوگ یاد رکھیں گے۔ “یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”اس غلام نے مجھے ابھی دھمکی دی ہے۔ “بہر حال ابولؤلؤ نے وہاں سے جانے کے بعد ایک دو منہ اور تیز دھار والا خنجر تیار کیا، پھر اسے زہر آلود کر کے رکھ لیا۔

بعض روایات میں یوں ہے کہ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر سے جب نماز فجر کے لیے نکلتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، ابولؤلؤ راستے میں ہی چھپا ہوا تھا اور اس نے موقع دیکھ کر آپ پر خنجر کے تین قاتلانہ وار کر دیے جو مہلک ثابت ہوئے۔ جبکہ بعض روایات میں یوں ہے کہ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اعلان فرماتے: ”اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ یعنی اپنی صفیں سیدھی کر لو۔“ پھر نماز شروع کرتے۔ ابولؤلؤ بھی صف میں موجود تھا، جیسے ہی سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہ نے نماز شروع کی تو اس نے آپ پر اس خنجر سے حملہ کیا اور تین شدید وار لگائے۔ آپ زخمی حالت میں نیچے تشریف لے آئے۔

(تاریخ ابن عساکر، ج۴۴، ص۴۱۱، طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۶۲)

قاتل نے خود کشی کر لی

ابولؤلؤ آپ کو زخمی کر کے بھاگ کھڑا ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس کتے کو پکڑو، اس نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ ''پوری مسجد میں شور برپا ہو گیا، لوگ اس کے پیچھے بھاگے تو اس نے تقریباً بارہ افراد کو زخمی کر دیا، جن میں سے چھ ۶ افراد بعد میں شہید ہو گئے، ایک صاحب نے اس پر کپڑا ڈال کر اسے دبوچ لیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں فرار نہیں ہو سکتا تو اس نے اسی خنجر سے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔

(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۵۹)

جب سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید زخمی ہو گئے تو سیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مختصر سورتیں پڑھ کر تمام لوگوں کو نماز فجر پڑھادی اور سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گھر لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے کسی طبیب کو لاؤ۔ ''ایک طبیب کو لایا گیا اس نے پوچھا: ''آپ کو کیا چیز پسند ہے؟'' فرمایا: ''نبیذ۔ ''جب آپ کو نبیذ پلایا گیا تو وہ زخموں کے ذریعے باہر آ گیا، لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید زخموں سے خون وغیرہ نکلا ہے۔ لہٰذا انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دودھ پلایا تو وہ بھی زخموں سے باہر آ گیا۔ طبیب نے کہا: ''میرے خیال میں یہ شام تک زندہ نہ رہ سکیں گے، آپ لوگوں نے جو معاملات کرنے ہیں کر لیں۔ ''(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۵۹)

انتخابِ خلیفہ کے لیے مجلس شوریٰ کا قیام

جب امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کو آپ کے بیٹے حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت مختلف لوگوں کے خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا لیکن آپ نے منع فرمادیا۔

جب سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: ''اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو بھی سنت پر عمل ہو گا اور مقرر کر دوں تو بھی سنت پر عمل ہو گا، کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خلیفہ مقرر نہ فرمایا اور سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خلیفہ مقرر فرمایا۔ ''مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کریں گے۔ ''

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے کوئی خلیفہ مقرر نہ فرمایا بلکہ خلیفہ کے تقرر کے لیے چھ ۶ جید اور اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم فرمائی۔ جن میں حضرت سیّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیّدُنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم، حضرت سیّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیّدُنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شامل تھے۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قصة بیعة۔۔ ج۲، ص۵۳۳، حدیث: ۳۷۰۰)

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے